اصطلاح "تصریف" کے مترادفات کا تحلیلی جائزہ

An Analytical Study of the Synonyms of Tasreef

Hajira mariam

ABSTRACT:
The Holy Quran conveys its message to the reader in different artistic ways. *Tasreef e Ayat* is one of the unique features of the Holy Quran in which the recurrence of a specific topic, verse, or word is expressed in diversified ways. This style is prominent in the Quranic Text which exhibits that the word of Allah is the miracle in its style, eloquence, linguistics and other literary aspects. This article is a rhetorical study of some of the terms that are mentioned in the books of Tafasir and Sciences of the Holy Quran for its repetitive style. This article identifies that the term used for the repetition of the Quranic Text is *Tasreef*. Opinion of different scholars regarding the repetitive nature of different topics and verses is also demonstrated by giving the references of the classical and contemporary literature. Most of the Islamic scholars used different terms for Tasreef i.e *Takrar, Tashabu, Tafannan, Tardad and Tanvee*. All these terms are the synonyms of Tasreef and are interchangeably used.
Key Words: Holy Quran, *Tasreef*, synonyms, scholars, repetitive.

قرآن مجید نے اپنی تعلیمات کو 'تصریفِ آیات' کے اسلوب میں واضح کیا ہے۔ تصریفِ آیات سے مراد قرآن حکیم کا وہ اسلوبِ بیان ہے جس میں مختلف مقاصد و اہداف کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایک ہی مضمون کو گوناگوں طریقوں سے پیش کیا جاتا ہے۔ تصریف کے لغوی معنی 'بار بار پھیرنے' کے ہیں اور مجازی یا اصطلاحی معنی 'واضح کرنے' اور 'تبیین' کے ہیں۔ اہلِ علم نے تصریفِ آیات کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے، اس کے مفہوم و مدعا کو مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ امام رازی 'مفاتیح الغیب' میں تصریفِ آیات کے بارے میں لکھتے ہیں:

والمراد من تصريف الآيات ايرادها على الوجوه المختلفة المتكاثرة بحيث يكون كل واحد منها يقوى ما قبله في الايصال الى المطلوب[1]

ترجمہ: تصریفِ آیات سے مراد ہے آیتوں کو مختلف طریقوں اور اسلوبوں سے اس طرح بدل بدل کر لانا کہ ان میں سے ہر ایک آیت اپنے مقصد اور مفہوم کو واضح کرنے کے لیے دوسری آیت کے لیے تقویت کا سبب بنے۔

اس طرح امام رازی نے قرآن کے مضامین کو کئی طریقوں اور اسالیب سے بیان کرنے کو تصریفِ آیات کا نام دیا ہے۔ اس اسلوب کے ذریعے تفہیم کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور دوسری آیات کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

علمائے کرام جنھوں نے بلاغت اور علومِ قرآن پر غور و فکر کیا ہے اور اس کے بارے میں کتب تصنیف کی ہیں، انھوں نے تصریفِ آیات کے اسلوب کو نہ صرف جامع انداز میں بیان کیا ہے بلکہ اس کے کچھ مترادفات بھی بیان کیے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1: تکرار

بعض علمائے بلاغت و بیان نے 'تکرار' کو 'تصریف' کا مترادف قرار دیا ہے جیسا کہ ابوزہرہ لکھتے ہیں۔ "قد نجد في القرآن

تکرارا، وھو من تصریف البیان "[2] (ہم قرآن میں تکرار پاتے ہیں جو کلام میں تصریف کا دوسرا نام ہے۔) امام رازی بھی تکرار کو تصریف کا مترادف مانتے ہیں اور وہ لکھتے ہیں۔" والتصریف یقتضی التکرار "[3] (اور تصریف تکرار کا تقاضا کرتی ہے۔) گویا ان کی رائے کے مطابق تصریف کے لیے تکرار ناگزیر ہے۔ تصریف وہی ہے جس میں بظاہر تکرار پایا جائے۔

بعض مفسرین کرام نے 'صرفنا' کے معنی 'کررنا' کیے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ تصریف اور تکرار ہم معنی اور مترادف ہیں۔ قاضی بیضاوی تحریر کرتے ہیں:" ولقد صرفنا: کررنا "[4] (اور ولقد صرفنا کہ ہم نے تصریف کی ہے جس کے معنی ہیں ہم نے تکرار کیا ہے) اسی طرح جمال الدین قاسمی اپنی تفسیر 'محاسن التاویل' میں رقم طراز ہیں:" و لقد صرفنا في هذا القرآن، ای کررنا للناس "[5] (ہم نے اس قرآن میں تصریف کی ہے، کا مطلب ہے کہ ہم نے لوگوں کیلئے تکرار کیا ہے) امام قرطبی بھی تکریر (تکرار) کو تصریف کا مترادف قرار دے کر تحریر کرتے ہیں۔" والتصریف: صرف الشيء من جهة، والمراد بهذا التصریف البیان والتکریر. "[6] (تصریف کے معنی ہیں کسی چیز کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیر دینا۔ اس سے مراد تصریفِ بیان اور تکرار ہے۔) گویا امام قرطبی کے نزدیک تصریف کے لغوی معنی تو کسی چیز کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیرنے کے ہیں۔ مگر اس سے مراد کلام کو مختلف طریقوں سے پھیرنا اور اس میں تکرار لانا ہے۔ 'البحر المحیط فی التفسیر' میں بھی 'تکرار' کو تصریف کے مترادف لکھا گیا ہے:" و اوقعنا التصریف فیه و جعلناه مکانا للتکریرا "[7] (اور ہم نے اس میں تصریف ڈالی ہے اور اسے تکریر (تکرار) کی جگہ لائے ہیں) گویا ان کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں تصریف ڈال دی ہے جو کہ اصل میں تکرار ہے۔ محمد ثناء اللہ مظہری 'تفسیر مظہری' میں رقم طراز ہیں:" ولقد صرفنا کررنا بوجوہ مختلفة في التقریر والبیان للناس في هذا القرآن من کل مثل من کل معنی من العبر والاحکام والوعد والوعید وغیرها هو کالمثل فی غرابته و حسنه ووقوعه موقعا فی الأنفس "[8] ('صرّفنا' کے معنی ہیں، ہم نے بار بار دہرایا"۔ مراد یہ ہے کہ اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں اور مضامین مختلف طریقوں اور اسالیب سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں عبرت، احکام، وعدہ و وعید وغیرہ شامل ہیں۔ جو عجیب و غریب مثالوں کے ذریعے دلوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔) اس طرح مصنف نے نہ صرف 'تکرار' کو تصریف کا مترادف گردانا ہے بلکہ تصریف کی اصطلاح بھی واضح کی ہے۔ اس کا مقصود و مدعا بھی بیان کیا ہے جو کہ لوگوں کیلئے تفہیم ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور متداوّل اور معتبر تفسیر 'الخازن' کی رائے پیش کی جاتی ہے۔" و صرفنا فیه من الوعید أي کررنا و فصلنا القول "[9] (وعید کیلئے تصریف سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ایک ہی مضمون کو تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے اور بات کی وضاحت کی ہے۔) اس جگہ تصریف کو تکرار کے علاوہ کلام کی تفصیل کے معنوں میں بھی لیا گیا ہے۔

بعض اہلِ تفسیر نے تکرار اور تردادا دونوں کو تصریف کے مترادفات میں شمار کیا ہے جیسا کہ امام شوکانی نے اپنی تفسیر 'فتح القدیر' میں قلمبند کیا ہے:" و لقد صرفنا: ای کررنا و رددنا فی هذا القرآن للناس. "[10] (اور ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں تصریف کی ہے یعنی تکرار کیا ہے) 'تفسیر مراغی' میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ موجود ہے۔" صرفنا: ای رددنا و کررنا. "[11] (ہم نے تصریف کی یعنی ہم نے اسے پھیر پھیر کر اور تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے) اس بارے ایک اور معروف 'تفسیر ابی السعود' کا حوالہ درج ذیل ہے:" و لقد صرفنا کررنا و ردّدنا علی أنحاءٍ مختلفةٍ توجب زیادةَ تقریرٍ و بیانٍ و وَکادةِ رسوخٍ و اطمئنان "[12] (صرفنا کے معنی ہیں دہرانا اور مختلف طریقوں سے مضامین کو بدل بدل کر بیان کرنا تا کہ حسن حال اُس کی وضاحت ہو اور دلوں میں رسوخ اور اطمینان پیدا ہو) اس مقام پر تصریف کی اصطلاح کو

تکرار اور تر داد کے اسلوب کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ مشہور ماہر لغت امام زمخشری نے 'الکشاف' میں رقم طراز ہیں۔ " ولقد صرفنا رددنا و کررنا من کل مثل من کل معنی "[13] (اور ہم نے تصریف کی۔ مطلب یہ ہے کہ تر داد اور تکرار کے ساتھ ہر مثال کے مضمون کو پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔) امام زمخشری کے نزدیک 'تصریف' 'تر داد اور تکرار دونوں کے ہم معنی ہے۔ امام باقلانی نے بھی تکرار کو تصریف کے مترادف کے طور پر ہی استعمال کیا ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے:" و تصریف المعنی فی الدلالات المختلفة کما کرر من قصة موسی فی مواضع "[14] (مختلف عبارتوں میں کسی ایک ہی معنی کی تصریف جیسا کہ موسیٰ کا قصہ کئی موقعوں پر دہرایا گیا ہے) مراد یہ ہے کہ کسی ایک ہی مضمون کو بیان کرنے کیلئے الفاظ اور طریقے اختیار کرنا تصریف ہے جیسا کہ موسیٰ کا ایک ہی قصہ کئی جگہوں پر مکرر طور پر آیا ہے اور جسے بظاہر تکرار کہا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے اس بات کی صراحت ہو جاتی ہے کہ تکرار کو تصریف کی اصطلاح کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض اہلِ علم جن میں امام فخر الدین رازی شامل ہیں تکرار کو تصریف کا تقاضا، حصہ اور جزو قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں تکرار جو کہ تصریف کا مترادف ہے، اس سے مراد تکرارِ محض یا تکرارِ مذموم نہیں ہے۔ امت کے مشاہیر میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ قرآن میں تکرارِ محض پایا جاتا ہے بلکہ وہ اسے تکرارِ محمود کا نام دیتے ہیں جو کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت کی دلیل اور اس کا اعجاز ہے۔

2: تنویع یا تفنن

تصریف کی اصطلاح کے مترادفات میں تنویع اور تفنن بھی شامل ہے جیسا کہ بعض اہلِ علم نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ اس سلسلے میں ذیل میں بعض مستند کتب اور متداول تفاسیر اور ان کے حوالے دیے جا رہے ہیں۔

خطیب اسکافی نے 'تنویع' کو تصریف کا مترادف شمار کرتے ہوئے لکھا ہے۔" و نتعرف بهذا العلم علی أسلوب القرآن الکریم في تکریر بعض الآیات بالکلمات المتفقة أو المختلفة، و حروفها المتشابهة، بأن تذکر الآیة الواحدة ذات الموضوع الواحد في أکثر من موقع، مع إختلاف في جوانب التناول بین موقع و آخر، تقدیما و تاخیرا، أو تعریفا و تنکیرا، أو جمعا و إفرادا، أو إبدال کلمة بأخری، أو حرف باخر، إلی غیر ذلك من أنواع التشابه، و کثیرا ما یتصل هذا الاختلاف بمناسبة السیاق القرآني عرض الآیات، و ذکر الأحداث التي یشتمل علیها إن هذا التنویع في الأسلوب القرآني هو لون عظیم من ألوان إعجازه، و وجه بدیع من وجوه بلاغته "[15] (قرآن کریم میں تکرار کا اسلوب کبھی ایک جیسے یا ملتے جلتے الفاظ اور کبھی مختلف الفاظ کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ اس میں کبھی ایک ہی مضمون کی آیت میں تقدیم و تاخیر، یا تعریف و تنکیر، یا واحد جمع، یا کسی متبادل لفظ کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس موقع پر سیاقِ کلام خاص طور پر ملحوظ ہوتا ہے۔ اس طرح بظاہر تکرار اور در حقیقت تنویع کا یہ اسلوب اعجاز قرآن کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے اس کی فصاحت و بلاغت کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔) اس طرح مصنف نے تنویع کو تکرار کا مترادف قرار دیتے ہوئے اس کی یہ وضاحت کی ہے کہ اس کا گہرا تعلق سیاقِ کلام کے ساتھ ہوتا ہے جس سے قرآنی فصاحت و بلاغت کا اعجاز ظاہر ہوتا ہے۔

قرآنی امثال کے موضوع پر لکھی گئی کتاب میں بھی تصریفِ آیات کو 'تنویع' کا اسلوب قرار دیا گیا ہے۔" و تصریف الآیات یشمل تنویع الحجج والبراهین علی قضیة واحدة، فیؤتی للقضیة الواحدة بأکثر من دلیل و برهان، فتتابع علیهم الحجج و تُصرَّف لهم الأمثال و العبر و یشمل تصریف الآیات تنویع الأسالیب، فیؤتی بالدلیل الواحد بأکثر من أسلوب: فتارة بالخبر، و تارة بالاستفهام

وأخرى بالنفي والإثبات، وأحيانا بضرب الأمثال أو القصص، ونحوها وكل ذلك وارد في القرآن."[16] (تصریفِ آیات میں ایک ہی مضمون کے لئے دلائل و براہین کی تنویع ہوتی ہے۔ ایک بات کو کئی دلیلوں سے بیان کیا جاتا ہے۔ مثالوں اور عبرتوں کو دہرایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ساری تصریف اسالیب کی تنویع ہوتی ہے۔ ایک ہی دلیل کبھی خبر، کبھی استفہام، کبھی نفی، کبھی اثبات، کبھی امثال اور کبھی قصص کے انداز میں لائی جاتی ہے اور قرآن میں یہ سب کچھ موجود ہے۔) مصنف نے تنویع کے اسلوب کی کئی اقسام بیان کر دی ہیں جن کے مطابق مختلف سیاقِ کلام میں قرآن مجید میں قصص اور مضامین بیان ہوئے ہیں۔

دورِ جدید کی ایک مشہور تفسیر 'تفسیر عثیمین' میں بھی تنویع کو تصریف کا مترادف کہا گیا ہے۔"صرفنا يعني نوعنا، تصريف الشيء يعني تنويعه كما قال تعالى: (وتصريف الرياح) (البقرة:164)، أي، تنويعها من الجنوب إلى الشمال ومن الشرق إلى الغرب"[17] (صرفنا کے معنی ہیں نوعنا گویا تصریف کے معنی تنویع کے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے تصریف الریاح فرمایا: جس کا مطلب ہے ہواؤں کا جنوب سے شمال اور مشرق سے مغرب کی طرف منقسم ہو جانا۔) اس طرح تفسیر مذکور میں تنویع کو تصریف الریاح کے مماثل قرار دیا ہے کہ مختلف اطراف اور سمتوں کی طرف چلنے والی ہواؤں کی طرح تنویع کا اسلوب بھی قرآن میں مختلف پیرایوں میں پایا جاتا ہے۔

ایک مشہور و معروف عربی تفسیر 'البحر المحیط' کے مصنف بھی 'تنویع' کو تصریف کا مترادف سمجھ کر اسے تبیین قرار دیتے ہیں۔"ومعنى صرفنا نوعنا من جهة إلى جهة ومن مثال إلى مثال، والتصريف لغة صرف الشيء من جهة إلى جهة ثم صار كناية عن التبيين"[18] (صرفنا کے معنی نوعنا کے ہیں جس میں کوئی مضمون کبھی ایک رخ سے دوسرے رخ کی طرف اور کبھی کوئی مثال کسی اور مثال کی طرف پھیر دی جاتی ہے۔ اگرچہ صرف اور تصریف کے معنی کسی شے کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیرنے کے ہیں مگر کنائے کے طور پر اس سے تبیین اور وضاحت مراد ہوتی ہے۔) ابو حیان نے اپنی تفسیر میں تنویع کو نہ صرف تصریف کے ہم معنی سمجھا ہے بلکہ اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس سے کنائے کے انداز میں کسی مضمون کی تبیین اور وضاحت ہو جاتی ہے۔ شیخ سعدی نے بھی اپنی تفسیر 'تفسیر سعدی' میں تنویع کو تصریف کا مترادف قرار دیتے ہوئے تحریر کیا ہے۔"انظر كيف نصرف الآيات، أي: ننوعها"[19] (انظر کیف نصرف الآیات سے مراد ہے کہ ہم نے اس میں تنویع کی ہے۔) مصنف نے بجا طور پر تنویع کو تصریف کے معنوں میں لیا ہے۔ عبد الکریم یونس خطیب نے 'التفسیر القرآنی للقرآن' میں تصریف کو تنویع کا مترادف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔"تصريف الآيات: تنويعها، وبسطها لتنكشف وتتضح"[20] (تصریف آیات سے مراد ہے اس کے تنویع اور اس کو پھیلا کر بیان کرنا تاکہ مضمون اچھی طرح واضح ہو جائے۔) ایک اور مقام پر وہ تحریر کرتے ہیں۔"تصريف الآيات، تنويعها، وتعدد وجوهها"[21] (تصریفِ آیات اصل میں آیتوں کو تنویع کے اسلوب پر کئی طریقوں سے بیان کرنے کا نام ہے۔)

گویا تصریف کو جن مختلف طریقوں سے بیان کیا جاتا ہے ان میں سے ایک تنویع بھی ہے۔ اس سے مقصود ایک ہی بات کو مختلف طریقوں سے واضح کرنا ہوتا ہے۔ تنویع یا تفنن کو تصریف کا مترادف قرار دیتے ہوئے ابن عاشور نے لکھا ہے:"وتصريف الآيات تنويعها بالترغيب تارة والترهيب اخرى"[22] (تصریف آیات دراصل تنویع کا اسلوب ہے جو کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب کے لئے آتا ہے) ایک اور مقام پر ابن عاشور تحریر کرتے ہیں:"تصريف أي تنويع وتفنين للآيات"[23] (تصریف یعنی آیات کی تنویع اور تفنین) ان تصریحات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تصریف کے مترادفات میں سے تنویع اور تفنین کی اصطلاحات بھی شامل ہیں۔ ان کا مقصد کلام میں بوقلمونی، رنگا رنگی

اور ترغیب وترہیب پیدا کرنا ہے تاکہ مخاطب کے ذہن میں کوئی خاص مضمون موثر طریقے سے بیٹھ جائے۔

صاحبِ کشف المعانی نے تکرار کے اصطلاح اختیار کرنے کی بجائے 'تفنن' کی اصطلاح کو اس کے مترادف کے طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: "ان ذلك كما قدمنا مرات التفنن، لكراهة التكرار لما فيه من مج النفوس "[24] (بے شک ہم نے اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ تکرار کی بجائے تفنن کی اصطلاح استعمال کی ہے کیونکہ تکرار کے لفظ سے لوگوں کو وحشت ہوتی ہے) مطلب یہ ہے کہ قرآن میں تصریفِ آیات کیلئے تکرار کی اصطلاح اختیار کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے طبیعت انسانی اکتاہٹ محسوس کرتی ہے۔ اس کی بجائے تفنن کی اصطلاح زیادہ مناسب اور حقیقت کے قریب ہے۔ علامہ طنطاوی نے اس بارے میں لکھا ہے کہ: "التصريف بمعنى التنويع و التكرار "[25] (تصریف کے معنی تنویع اور تکریر یعنی تکرار کے ہیں) سید قطب شہید نے "تنویع" کے حوالے سے لکھا ہے: "لانجد تكرار في عرض القصة ابدا على كثرة ما عرضت في سور القرآن، لان هذا التنويع "[26] (ہمیں قرآن کی بعض سورتوں میں قصص وواقعات کا جو بظاہر تکرار ملتا ہے، وہ حقیقت میں تکرار نہیں ہے بلکہ تنویع ہے۔) گویا اس سے یہ بات متبادر ہوتی ہے کہ قرآن میں وارد ہونے والے قصے تکرار کے ذیل میں نہیں آتے۔ بلکہ ہر جگہ مختلف اسالیب کے ساتھ تصریف آیات کر کے کسی مضمون کو اس لیے بیان کیا ہے تاکہ اس سے عبرت ونصیحت کے کئی پہلو نکل آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ پھر اس کے لیے تنویع کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ محمد قطب 'تنویع' کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "ان التنويع لا التكرار هو الظاهرة الحقيقة في القرآن و انه لمن اعجاز هذا الكتاب أن يعرض الموضوعات التي يكرر ذكرها للتذكير والتربية والتوجيه، بهذا القدر المعجز من التنويع بحيث لاتتكرر صورتان متماثلتان أبدا في القرآن كله، على كثرة المواضع التي يرد فيها كل موضوع "[27] (قرآن میں تکرار نہیں ہے بلکہ تنویع ہے جو کہ قرآن کا اعجاز ہے۔ اس میں ایک ہی مضمون کو تذکیر وتربیت یا وضاحت کے لئے تنویع کے اسلوب میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن میں کہیں بھی ایک ہی قسم کے تکرار والی دو آیتیں بھی نہیں پائی جاتیں بلکہ ہر جگہ ان میں نئے معانی کے ساتھ مضامین دہرائے جاتے ہیں۔) گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جسے لوگوں نے غلطی سے تکرار سمجھا ہے وہ حقیقت میں تنویع ہے اور یہی قرآن کا اعجازی پہلو ہے کہ وہ ہر جگہ اپنے مضامین کو گوناگوں اسالیب میں بیان کرتا ہے اور ہر جگہ بظاہر تکرار کے باوجود کوئی مضمون نئے پیراہن میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ 'تفسیر المنار' میں بھی تنویع کو تصریف کے مترادف کے طور پر بیان کیا گیا ہے، وہ لکھتے ہیں: "انظر كيف نصرف الآيات اى: انظر كيف ننوع الحجج و البينات الكثيرة "[28] ('دیکھو، ہم کیسے تصریفِ آیات کرتے ہیں' کا مطلب ہے کہ دیکھو کس طرح ہم اپنے دلائل اور روشن براہین کو تنویع کے اسلوب میں پیش کرتے ہیں۔) اس سے یہ بات منکشف ہو جاتی ہے کہ تصریف نام ہے کسی مضمون کو مختلف قسم کے دلائل وبراہین کی رنگارنگی کے ساتھ بیان کرنے کا تاکہ وہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔

علمائے معانی وبیان نے تنویع کی وضاحت امثال کے ذریعے کی ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے اور ہر بات اچھی طرح واضح ہو جائے۔ امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب 'الاتقان فی علوم القرآن' میں تحریر کرتے ہیں کہ قرآن کی سورۃ البقرۃ، (آیت:49) میں یذبحون (وہ ذبح کرتے تھے) اور سورۃ الاعراف (آیت:141) میں یقتلون (قتل کرتے تھے) کا لفظ آیا ہے۔ اس بارے میں وہ لکھتے ہیں۔ "هو من تنويع الالفاظ المسمى بالتفنن "[29] (یہ الفاظ کی وہ تنویع ہے جسے تفنن کا نام دیا گیا ہے۔) گویا مندرجہ بالا امثال میں ایک ہی فعل کو دو مختلف الفاظ سے بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک دوسرے کے مترادف ہیں اور اس اسلوب کو تفنن کہا جاتا ہے جو کہ قرآن حکیم میں عام استعمال ہوا ہے۔ 'التصور الفنی

فی القرآن' میں سید قطب نے لکھا ہے کہ بارش کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں خشک زمین کے لئے ایک جگہ ھامدۃ یعنی گری پڑی(الحج:5)اور دوسری جگہ خاشعۃ یعنی دبی ہوئی (حٰم السجدۃ:39) کے الفاظ آئے ہیں۔ تو وہ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔"ان هذا مجرد تنويع فى التعبير"[30](بے شک یہ صرف تنویع کے اسلوب کی تعبیر ہے۔) تفنن کے اس اسلوب کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس میں تکرار کا عیب بالکل نہیں پایا جاتا اور ایک ہی بات کو اس کے قریب المعنیٰ دوسرے لفظ سے تعبیر کر لیا جاتا ہے۔

کشف المعانی فی المتشابه من المثانی' میں مصنف ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نے قرآن کے دو مترادف الفاظ کی مثال دے کر تنویع کے اسلوب کو یوں اجاگر کیا ہے۔ اس کے علاوہ 'صرفنا' کی مثالیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"قوله تعالى: (وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوْا) و بعدها: (وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ) وفى الكهف: (وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ)؟ جوابه: مع ما تقدم من تنويع الكلام للفصاحة و الإعجاز "[31](قرآن میں ایک جگہ آیا ہے ولقد صرفنا فی ھذا القرآن لیذکروا (اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بات بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں) اور اس کے بعد ہے و لقد صرفنا للناس فی هذا القرآن (اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے مختلف طریقوں سے مضمون کو بیان کیا) اور سورۃ کہف میں ہے و لقد صرفنا فی هذا القرآن للناس (اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے طرح طرح سے بات بیان کی) تو ان میں جو تقدیم و تاخیر ہوئی ہے وہ تنویع کے علاوہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی ہے۔) اس سے معلوم ہوا کہ تنویع کے اسلوب میں صرف یہ نہیں ہوتا کہ ایک لفظ کی جگہ کوئی دوسرا لفظ آ جائے۔ بلکہ اس اسلوب میں یہ بھی شامل ہے کہ پوری ایک ہی بات کو چند مختلف الفاظ میں بیان کر دیا جائے۔

علاوہ ازیں قرآن پاک میں 'فبای الآء ربکما تکذبان' کی آیت کو کئی بار سورت رحمٰن میں دہرایا گیا ہے اور اسے تنویع کا اسلوب قرار دیا گیا ہے۔'القرآن و نقض مطاعن البرهان' کے مصنف صلاح عبد الفتاح خالدی نے تحریر کیا ہے۔"اعترض على تكرار قوله تعالى: فباي الآء ربكما تكذبان في سورة الرحمٰن، حيث ذكرت الآية احدى و ثلاثين مرة. و هذا ليس تكرار في الحقيقة، و انما هو ''تنويع'' في العرض. . . لا تكرار في القرآن. ان الذي في القرآن هو التنويع "[32](سورۃ الرحمٰن کی آیت فبایِ الآء ربکما تکذبان (پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے) جو اکتیس مرتبہ دہرائی گئی ہے، کے بارے میں بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ تکرار ہے حالانکہ یہ حقیقت میں تکرار نہیں ہے بلکہ تنویع ہے۔-- قرآن میں تکرار ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ جو کچھ ہے وہ تنویع ہے۔)

فاضل مصنف نے بجا طور پر لکھا ہے کہ قرآن میں تکرار کی بجائے تنویع ہے جو کہ تکرار سے مختلف شے ہے۔ سورۃ رحمٰن میں یہ آیت بظاہر تکرار نظر آتی ہے لیکن اہلِ علم کے نزدیک یہ تنویع کی مثال ہے۔ یہ آیت مختلف سیاقِ کلام کے لحاظ سے مختلف معانی کے لیے لائی گئی ہے۔

3:ترداد (تردید)

تصریف کے مترادف الفاظ جہاں تکرار اور تنویع ہیں، وہیں پر 'ترداد' یا 'تردید' کو بھی اس کا مترادف کہا گیا ہے۔ مفسرین کرام نے تصریف کے اس مترادف لفظ یعنی ترداد کو اپنی تفاسیر میں بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ابن عطیہ نے لکھا ہے۔"و تصريف القول هو ترديد البيان عن المعنى "[33](بات کی تصریف سے مراد ہے کسی مضمون کو ترداد کے اسلوب میں بار بار دہرایا جائے۔) مفسر ابن عطیہ کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ جسے تصریف کا اسلوب کہا جاتا ہے وہ دراصل کسی مضمون کے معنوں کی طرف ترداد اور وضاحت ہوتی ہے۔ جس سے قائل کا مدعا اور مفہوم

بالکل واضح ہو کر سامنے آتا ہے۔ گویا ترداد بھی تصریف ہی کا ہم معنی اسلوب ہے۔ مشہور تفسیر 'اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن' میں الدکتور امین شنقیطی لکھتے ہیں: "و لقد صرفنا[54/18]، أي: رددنا و كثرنا تصريف الأمثال بعبارات مختلفة، وأساليب متنوعة في هذا القرآن للناس "[34] (اور ہم نے تصریف کی ہے کے معنی ہیں ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ترداد کے اسلوب میں مختلف مضامین کو کئی مثالوں کے ذریعے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔)

علوم القرآن کی کتاب 'علوم القرآن الکریم' میں بھی 'ترداد' کو 'تصریف' کا مترادف قرار دیتے ہوئے نورالدین عتر رقم طراز ہیں: "ترديد الآية أي تكرارها و إعادتها مع التأمل و زيادة التفهم لها "[35] (آیت کے ترداد سے مراد تکرار ہے تاکہ کسی مضمون کو دہرا کر اس لیے بیان کیا جائے کہ اس پر غور و تدبر کیا جائے۔) اس سے معلوم ہوا کہ تصریف کا جہاں تکرار مترادف ہے وہاں ترداد بھی اس کا مترادف ہے۔ پھر اسی ترداد کے اسلوب کے ذریعے بات کو دوبارہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ قاری یا سامع اس پر خوب غور و فکر کرے اور بیان کردہ مضمون کو اچھی طرح سمجھ سکے۔ گویا مصنف نے نہ صرف ترداد کو تصریف کا مترادف قرار دیا ہے بلکہ اس کی حکمت اور مصلحت کو بھی واضح کر دیا ہے کہ اس اسلوب کے ذریعے کسی کلام کے مضمون کو زیادہ موثر اور مضبوط طریقے سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ امام شوکانیؒ اپنی تفسیر 'فتح القدیر' میں ترداد کو تصریف کا مترادف قرار دے کر اس کا مقصد یہ بتاتے ہیں کہ اس سے عبرت، ترغیب و ترہیب اور اوامر و نواہی کی وضاحت میں بہت مدد ملتی ہے۔ "و لقد صرفنا للناس في هذا القرآن من كل مثل أي: رددنا القول فيه بكل مثل يوجب الاعتبار من الآيات والعبر و الترغيب و الترهيب والأوامر والنواهي و أقاصيص الأولين "[36] (اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالوں کے ذریعے تصریف کا اسلوب اختیار کیا ہے جس میں ترداد کے طریقے پر آیات، عبرتیں، ترغیب و ترہیب، اوامر و نواہی اور پہلے لوگوں کے قصوں کو بیان کیا گیا ہے۔) اس جگہ امام شوکانیؒ نے ترداد کو تصریف کا مترادف قرار دینے کے بعد اس کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ترداد کے اسلوب کے سبب سے نہ صرف آیات کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے بلکہ گزشتہ واقعات سے عبرت بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس اسلوب میں ترغیب و ترہیب اور اوامر و نواہی کے انداز بھی ملتے ہیں۔ مزید برآں وہ لکھتے ہیں: "و لقد صرفنا: اى كررنا و رددنا فى هذا القرآن للناس "[37] ('اور ہم نے تصریف کی ہے' سے مراد ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے مضامین کو دہرایا اور پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔)

علامہ نسفی اپنی تفسیر 'تفسیر نسفی' میں لکھتے ہیں۔ "(و لقد صرفنا) رددنا و كررنا "[38] ('اور ہم نے تصریف کی' مطلب یہ ہے کہ ہم نے ترداد اور تکرار کے اسلوب سے بار بار بیان کیا۔) مشہور متداول 'تفسیر الخازن' میں بھی تصریف کے اسلوب کو ترداد اور تکرار کا مترادف لکھا گیا ہے۔ ان کی رائے میں اس اسلوب کے ذریعے قرآن کے معنی و مفہوم کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔ "و لقد صرفنا للناس في هذا القرآن من كل مثل أي رددنا و كررنا من كل معنى "[39] ('اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے تمام مثالیں پھیر پھیر کر بیان کی ہیں' سے مراد ہے ہم نے ترداد اور تکرار کے اسلوب سے ہر مضمون کو مثالوں کے ذریعے بار بار بیان کیا ہے۔) اس طرح تفسیر خازن میں بھی ترداد، تکرار اور تصریف تینوں کو ایک دوسرے کا ہم معنی اور مترادف قرار دیا گیا ہے کہ قرآن نے بلاغت کے اس اسلوب کو بھی بار بار استعمال کیا ہے تاکہ مضمون کی تفہیم ہو۔ مشہور مفسر جمال الدین قاسمی نے اس بارے میں تحریر کیا ہے کہ: "و لقد صرفنا أي رددنا و كررنا و بينا للناس في هذا القرآن من كل مثل "[40] ('اور ہم نے تصریف کی' کے معنی ہیں ہم نے اس قرآن میں ترداد اور تکرار کے اسلوب میں مثالوں کو دہرا کر

بیان کیا ہے۔)اس طرح تفسیر قاسمی کے مفسر نے بھی اس جگہ تصریف کے دو مترادف اسالیب ترداد اور تکرار کا نام لیا ہے۔ خطیب اسکافی رقم طراز ہیں:"کون القرآن ذا قصص، و تقدیم و تاخیر، کثیر ترداد انبائه و مواعظه، و تکرار اخبار من سلف من الانبیاء"[41] (قرآن میں قصص بیان ہوئے ہیں اور ان میں تقدیم و تاخیر پائی جاتی ہے۔ وہ گزشتہ واقعات اور مواعظ کا ذکر ترداد کے اسلوب میں بار بار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ انبیائے سابقین کے حالات کو بھی تکرار سے بیان کرتا ہے۔)ابوحیان الاندلسی نے بھی تصریف کا مترادف 'ترداد' قرار دیا ہے۔ وہ قلمبند کرتے ہیں:"ای مثل هذا التصریف و الترديد و التنويع ننوع الآيات و نرددها، و هی الحجج الدالة على الوحدانية و القدرة الالهية التامة "[42](یعنی اس تصریف، ترداد اور تنویع کے ذریعے ہم آیات کو مختلف اسلوب سے بار بار لاتے ہیں تاکہ وحدانیت اور قدرتِ الٰہی کے دلائل اچھی طرح واضح ہو جائیں۔) مطلب یہ ہے کہ تصریف ہو یا اس کی مترادف اصطلاحات، ترداد اور تنویع ہوں، ان سب اسالیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کو مختلف دلائل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

ترداد یا تردید کیا ہے؟ امام زرکشی نے 'تردید' کی اصطلاح کو واضح کرتے ہوئے اس کی یہ تعریف بیان کی ہے۔" و هو ان يعلق المتكلم لفظة من الكلام ثم يردها بعينها و يعلقها بمعنى آخر "[43](کوئی متکلم جب اپنے کلام میں کوئی لفظ لاتا ہے اور دوبارہ اسی لفظ کو کسی اور معنی یا مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو یہ تردید (ترداد) ہے۔) پھر اس کی درج ذیل تین مثالیں قرآن سے پیش کی ہیں۔لن نؤمن حتى نؤتى مثل ما أوتي رسل الله، الله أعلم (الانعام:124) "جب تک ہمیں وہی کچھ نہ دیا جائے جو اللہ کے پیغمبروں کو عطا ہوا۔ حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے۔"و قوله: ولكن اكثر الناس لا يعلمون٥ يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا (الروم: 76) "لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہ دنیا کی زندگی کے صرف ظاہر کو جانتے ہیں۔"وقوله: لمسجد أسس على التقوى من أول يوم أحق أن تقوم فيه فيه رجال (التوبہ:108) (بلکہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی، وہ اس لائق ہے کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ وہاں ایسے لوگ ہیں۔) گویا ان مثالوں میں اگرچہ دو لفظ ساتھ ساتھ آئے ہیں مگر دونوں اپنے مختلف معانی رکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک کا تعلق پہلے جملے سے ہوتا ہے اور دوسرے کا دوسرے جملے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس طرح اگرچہ دو الفاظ صورت میں اکٹھے ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔

4: تشابہ (المتشابہ)

تکرار، تنویع اور ترداد کے علاوہ تصریف کی اصطلاح کا ایک اور مترادف لفظ ' تشابہ' بھی ہے۔ جسے اہلِ علم نے بیان کیا ہے۔ کتاب "درۃ التنزیل و غرۃ التاویل' میں ہے کہ "اسلوب القرآن الكريم فی تكرير بعض الآيات بالكلمات المتفقة أو مختلفة، و حروفها المتشابهة . . . الی غیر ذلك من انواع التشابه "[44](قرآن مجید میں بعض آیات کے تکرار (تکریر) کا اسلوب، جس میں کبھی ایک ہی لفظ یا کچھ مختلف الفاظ کو دہرایا گیا ہے۔ یا کبھی باہم ملتے جلتے حروف کو بار بار لایا گیا ہے۔... تو یہ سب تشابہ کی مختلف اقسام ہیں۔) اس اقتباس میں تصریفِ آیات میں تکرار ہی کو تشابہ قرار دیا گیا ہے اور تکرار کی مختلف اقسام میں تشابہ کو بھی شمار کر لیا گیا ہے۔

ابن قتیبہ نے کتاب 'تاویل مشکل القرآن' میں 'تشابہ' کی یہ تعریف بیان کی ہے:" و اصل (التشابة): أن يشبه اللفظ اللفظ فی الظاهر. والمعنيان مختلفان "[45](تشابہ سے اصل مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی لفظ دوسرے لفظ جیسا ہو مگر دونوں کے معنی مختلف ہوں۔) اس سے ملتی جلتی تعریف امام باقلانی نے اپنی کتاب 'الانتصار القرآن' میں کی ہے:" و اصل المتشابه فی الكلام ان يشبه اللفظ

اللفظ فی صیغتہ و صورتہ و ان اختلف معناھما"[46] (کلام میں تشابہ (تشابہ) سے اصل مراد یہ ہوتی ہے کہ کوئی لفظ اپنی شکل اور صیغے کے لحاظ سے دوسرے لفظ جیسا ہو۔ اگرچہ ان دونوں کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔) اس سے معلوم ہوا کہ ابن قتیبہ اور امام باقلانی دونوں نے 'تشابہ' کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کر کے اسے تصریف کے ہم معنی قرار دیا ہے جس سے ملتے جلتے الفاظ سے مختلف معانی مراد لیے جاتے ہیں۔

امام زرکشیؒ کی علوم القرآن پر مشہور کتاب 'البرھان فی علوم القرآن' میں 'علم المتشابہ' کے بارے میں بحث کرتے ہوئے تشابہ کی کئی صورتوں کو مثالوں کے ساتھ تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ مصنف موصوف لکھتے ہیں: و ھو إیراد القصة الواحدة في صور شتی و فواصل مختلفة و یکثر في إیراد القصص والأنباء و حکمته التصرف في الکلام و إتیانه علی ضروب"[47] (علم المتشابہ' میں ایک ہی قصے کو مختلف صورتوں اور سجع و فواصل میں لایا جاتا ہے، جس کا مقصد عموماً کلام میں تصریف ہے تاکہ اس کی مختلف اقسام کو کسی ایک ہی مقصد کے تحت بیان کیا جائے۔) مراد یہ ہے کہ تشابہ میں کسی ایک ہی واقع کو مختلف انداز سے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ واضح کیا جاتا ہے جیسا کہ تصریف میں لفظ اور معنوی طور پر ایک ہی قصے کو دہرایا جاتا ہے۔

ایک اور مصنف فہد رومی نے بھی اپنی کتاب 'دراسات فی علوم القرآن' میں اسی حقیقت کو واضح کیا ہے کہ تصریف اور تشابہ ہم معنی اور مترادف ہیں اور دونوں میں الفاظ اور معانی کے لحاظ سے تین قسم کی تعریف یا تشابہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: "أقسام المتشابه: والتشابه في بعض آیات القرآن الکریم ثلاثة أنواع. الأول: التشابه من جهة اللفظ. الثاني: التشابه من جهة المعنی. الثالث: التشابه من جهة اللفظ والمعنی "[48] (تشابہ کی اقسام: قرآن میں تشابہ کی آیات کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل: الفاظ میں تشابہ۔ دوم: معنی کے اعتبار سے تشابہ۔ سوم: الفاظ اور معانی دونوں کے لحاظ سے تشابہ۔) تصریف اور تشابہ کے ترادف کو ثابت کرنے کے لیے بعض اہلِ علم نے خاص اسی موضوع پر کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے ایک کتاب 'اسرار التکرار فی القرآن' ہے جو کہ 'البرھان فی توجیہ متشابہ القرآن' کے نام سے مشہور ہے۔ اِس کتاب میں قرآن کی ایسی تمام آیات جمع کی گئی ہیں، جن کے الفاظ اور مضمون ملتے جلتے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف 'تشابہ' کو تکرار کے معنوں میں لیتے ہیں، وہ لکھتے ہیں: "فان ھذا کتاب اذکر فیه الآیات المتشابھات التی تکررت فی القرآن "[49] (اس کتاب میں ان آیات کو جو ملتی جلتی ہیں اور جو قرآن میں بار بار آئی ہیں، ان کا ذکر کیا گیا ہے۔) اس کے علاوہ 'التوضیح والبیان فی تکرار و تشابہ ای القرآن' اور 'آیات متشابھات الألفاظ فی القرآن الکریم و کیف التمییز بینھا' کتب میں مکرر آیات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ ان کتب کے عنوانات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے مصنفین نے 'تکرار' اور 'تشابہ' کو تصریف کے معنوں میں ہی لیا ہے۔

قرآن مجید میں تشابہ کے اسلوب کی درج ذیل مثالیں موجود ہیں مثلاً سورۃ البقرۃ میں ہے۔ و إذ قلنا ادخلوا ھذہ القریة فکلوا منھا حیث شئتم رغدا و ادخلوا الباب سجدا و قولوا حطة نغفرلکم خطایاکم و سنزید المحسنین[50] (اور یاد کرو جب کہ ہم نے کہا: داخل ہو جاؤ اس بستی میں، پس کھاؤ اس میں سے جہاں سے چاہو فراغت کے ساتھ اور داخل ہو دروازے میں سر جھکائے ہوئے اور دعا کرو کہ اے رب! ہمارے گناہ بخش دے، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور اچھی طرح حکم بجالانے والوں پر ہم مزید فضل کریں گے۔) سورۃ الاعراف میں یہ مضمون ان الفاظ میں وارد ہوا ہے۔ و إذ قیل لھم السکنوا ھذہ القریة و کلوا منھا حیث شئتم و قولوا حطة و ادخلوا الباب سجدا نغفرلکم خطیئاتکم سنزید المحسنین[51] (یاد کرو وہ وقت جب ان سے کہا گیا تھا کہ اس بستی میں جا کر بس جاؤ اور اس کی پیداوار سے اپنے

حسب منشا روزی حاصل کرو اور حطة حطة کہتے جاؤ اور شہر کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہو، ہم تمہاری خطائیں معاف کریں گے اور نیک رویہ رکھنے والوں کو مزید فضل سے نوازیں گے۔)

سورہ الحدید میں لعب ولھو کے الفاظ اس طرح آئے ہیں: اعلموا انما الحیاۃ الدنیا لعب و لھو و زینة تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد[52] (جان لو کہ دنیا کی زندگی ہے کھیل تماشا، زینت، باہمی فخر اور مال واولاد کی کثرت کی ہوس کا) اور سورہ العنکبوت میں اس ترتیب کے برعکس لہو ولعب (تماشا اور کھیل) کے الفاظ آ گئے ہیں۔ وما ھذہ الحیاۃ الدنیا الا لھو و لعب و ان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون[53] (اور یہ دنیا کی زندگی تو تماشا اور کھیل ہے اور بے شک آخرت کا گھر اصل زندگی ہے۔ کاش وہ جانتے)۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ بات صراحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ اہلِ علم نے تصریفِ آیات ہی کو اس کی ایک مترادف اصطلاح 'تشابہ' سے بھی بیان کیا ہے، جس میں کہیں ملتے جلتے الفاظ دوبارہ دہرائے گئے ہیں۔ یا کہیں الفاظ تو مختلف ہیں مگر معانی میں تشابہ پایا جاتا ہے یا پھر الفاظ اور معانی دونوں ہی کے اعتبار سے تشابہ موجود ہے۔

تشابہ کے علاوہ تصریف کی قرآنی اصطلاح کو اہلِ علم نے کبھی بظاہر تکرار، کبھی تنویع اور کبھی ترداد قرار دیا ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ الفاظ تصریف، تکرار، تنویع اور ترداد باہم مترادف ہیں اور یہ اصطلاحات ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہوتی ہیں۔ اکثر متقدمین اہلِ علم نے قرآن کی تصریفِ آیات کے لیے تکرار، تنوع، تشابہ اور ترداد وغیرہ کی اصطلاحات وضع کی ہیں لیکن ان وضعی اصطلاحات کے مفہوم سے بعض الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ لوگ جو مذہبی تعصب اور کم علم مائیگی کا شکار ہیں، وہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن میں وارد ہونے والے مضامین میں تکرار پایا جاتا ہے۔ اس میں الفاظ، عبارات اور مضامین کی یکسانی طبیعت پر گراں گزرتی ہے۔ اس کا حل متاخرین علماء نے یہ نکالا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کی مکرر آیات و مضامین کو "تصریف" کی اصل اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔ جو علمائے کرام قرآن میں تکرار کے قائل ہیں، وہ اس تکرار کو تکرارِ محمود سے موسوم کرتے ہیں۔ الغرض قرآن حکیم میں تصریف کے اسلوب میں بیان ہونے والے مضامین کے لیے یہ تمام مترادفات بطور اصطلاحات رائج ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] رازی، فخر الدین، تفسیر مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الثالثة، 1425ھ، ج12، ص536

[2] ابو زھرہ، محمد بن احمد، المعجزۃ الکبری القرآن، دار الفکر العربی، 1394ھ، ص119

[3] رازی، فخر الدین، مفاتیح الغیب، ج21، ص475

[4] بیضاوی، ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر، انوار التنزیل واسرار التاویل (تفسیر البیضاوی)، محقق: محمد عبدالرحمٰن المرعشیلی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الاولی، 1418ھ، ج3، ص252

[5] قاسمی، محمد جمال الدین بن محمد، محاسن التاویل (تفسیر القاسمی)، المحقق: محمد باسل عیون السود، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعة الأولی، 1418ھ، ج6، ص462

[6]قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) تحقیق: احمد لابردونی، ابراھیم اطفیش، دارالکتب المصریۃ، القاھرۃ، الطبعۃ الثانیۃ، 1383ھ، ج10، ص164

[7]ابوحیان محمد الاندلسی، البحر المحیط فی التفسیر، المحقق: صدقی محمد جمیل، دار الفکر، بیروت، 1420ھ، ج5، ص52

[8]مظھری، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظھری، محقق: غلام نبی التونسي، مکتبۃ الرشدیۃ، 1412ھ، ج5، ص280

[9]الخازن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراھیم، لباب التأویل فی معانی التنزیل(تفسیر الخازن)، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الأولی، 1415ھ، ج3، ص213

[10]شوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب، دمشق، بیروت، الطبعۃ الأولی، 1414ھ، ج3، ص349

[11]مراغی، احمد بن مصطفی، تفسیر المراغی، شرکت مکتبۃ مصطفی البابي الحبلی و اولادہ، مصر، الطبعۃ الأولی، 1365ھ، ج15، ص165

[12]ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفی، ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم(تفسیر ابی السعود)، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، ج3، ص194

[13]زمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل(تفسیر الزمخشری)، دارالکتاب العربي، البیروت، الطبعۃ الثالثۃ، 1457ھ، ج2، ص692

[14]باقلانی، ابوبکر محمد بن طیب، اعجاز القرآن، المحقق: السید احمد صقر، دار المعارف، مصر، الطبعۃ الخامسۃ، 1997ء، ج1، ص272

[15]خطیب اسکافی، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الأصبھانی، درۃ التنزیل وغرۃ التاویل، محقق: محمد مصطفی آیدین، د، جامعۃ ام القری، مکۃ المکرمۃ، 1422ھ، ج1، ص11

[16]عبداللہ بن عبدالرحمان، الجربوع، الأمثال القرآنیۃ القیاسیۃ المضروبۃ للإیمان باللہ، عمادۃ البحث العلمی بالجامعۃ الإسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ، 1424ھ، ج1، ص12

[17]عثیمین، محمد بن صالح بن محمد، تفسیر القرآن الکریم (تفسیر العثیمین)، دار ابن الجوزی للنشر و التوزیع، السعودیۃ، 1422ھ، ص96

[18]ابوحیان محمد الاندلسی، البحر المحیط فی التفسیر، ج7، ص52

[19]سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر بن عبداللہ، تیسیرالکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان (تفسیر السعدی)، محقق: عبدالرحمٰن بن معلا اللویحق، مؤسسۃ الرسالۃ، 1425ھ، ص257

[20]عبدالکریم یونس، خطیب، التفسیر القرآنی للقرآن، دارالفکر العربي، القاھرۃ، س۔ن، ج4، ص185

[21]ایضاً، ج4، ص255

[22]ابن عاشور، محمد طاھر، التحریر والتنویر، الدار التونسیۃ، للنشر تونس، 1984ء، ج7، ص286

[23]ایضاً، ج8، ص186

[24]بدرالدین، ابوعبداللہ، محمد بن ابراھیم، کشف المعانی فی المتشابہ من المثانی، محقق: عبدالجواد خلف، دارالوفاء المنصورۃ، ط1، ص272

[25]طنطاوی، محمد سید، التفسیر الوسیط للقرآن الکریم، دار نھضۃ مصر للطباعۃ و النشر و التوزیع، القاھرۃ، ط1، 1998ء، ج8، ص529

[26]سید قطب، ابراھیم، فی ظلال القرآن، دارالشروق، بیروت، 1412ھ، ج5، ص2589

[27]محمد قطب، دراسات قرآنیۃ، دارالشروق، 1414ھ، ص270

[28]محمد رشید رضا، تفسیر القرآن (الحکیم تفسیر المنار)، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، 1990ء، ج7، ص249

[29] سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، محقق: محمدابو الفضل ابراھیم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1394ھ، ج3، ص392

[30] سید قطب، ابراھیم، التصور الفنی فی القرآن، دارالشروق، س-ن، ص117

[31] ایضاً، ص232

[32] صلاح عبدالفتاح، خالدی، القرآن و نقض مطاعن البرھان، دارالقلم، دمشق، الطبعة الأولى، 1424ھ، ص569

[33] ابن عطية، المحاربی، ابو محمد عبدالحق بن غالب، المحرر الوجيز فی تفسير الكتاب العزيز(تفسير ابن عطية)، محقق: عبدالسلام عبدالشافی محمد، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى، 1422ھ، ج2، ص484

[34] شنقیطی، محمدالأمين بن محمدالمختار، أضواء البيان فی ایضاح القرآن بالقرآن، دارالفكر للطباعة ، بيروت، 1415ھ، ج3، ص299

[35] نورالدين محمد عتر، الحلبي، علوم القرآن الكريم، مطبعة الصباح، دمشق، 1414ھ، ص478

[36] شوکانی، محمد بن علی، الفتح القدير، ج2، ص355

[37] ایضاً، ج3، ص249

[38] النسفی، ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود، مدارك التنزيل و حقائق التاويل (تفسير النسفی)، محقق: يوسف علی بديوي، دارالكلم الطيب، بيروت، الطبعة الأولى، 1419ھ، ج2، ص276

[39] الخازن، علاء الدين علی بن محمد بن ابراھیم، لباب التأويل فی معانی التنزيل (تفسير الخازن)، ج2، ص146

[40] قاسمی، محمد جمال الدين بن محمد، محاسن التأويل (تفسير القاسمی)، 1418ھ، ج6، ص511

[41] خطیب اسکافی، ابوعبدالله محمد بن عبدالله، درة التنزيل وغرة التأويل، ج1، ص65

[42] ابوحیان، محمد بن یوسف، الاندلسی، البحر المحیط فی التفسير، ج5، ص81

[43] زرکشی، ابوعبدالله بدر الدين، البرهان فی علوم القرآن، المحقق: محمد ابو الفضل ابراھیم، داراحياء الكتب العربية عيسى، الطبعة الأولى، 1376ھ، ج3، ص201

[44] خطیب اسکافی، ابوعبدالله محمد، درة التنزيل و غرة التاويل، ج1، ص11

[45] ابن قتیبة، ابو محمد عبدالله بن مسلم، تأويل مشكل القرآن، محقق: ابراھیم شمس الدين، دارالكتب العلمية، بيروت، س-ن، ص68

[46] باقلانی، محمد بن طیب، الانتصار القرآن، محقق: محمد عصام القضاة، د، دارالفتح، عمان، الطبعة الاولى، 1422ہ، ج2، ص781

[47] زرکشی، ابو عبدالله بدر الدين، البرھان فی علوم القرآن، ج1، ص112

[48] فهد بن عبدالرحمٰن بن سليمان الرومی، أ-د، دراسات فی علوم القرآن الكريم، حقوق الطبع محفوظة للمؤلف، الطبعة الثانية عشرة، 1424ھ، ج1، ص295

[49] محمود بن حمزه بن نصر الكرمانی، اسرار التكرار فی القرآن، محقق: عبدالقادر احمد عطا، دارالفضيلة، س-ن، ج1، ص63

[50] القرآن: سورة البقرة 2: 58

[51] القرآن: سورة الاعراف 7: 161

[52] القرآن: سورة الحديد 57: 20

[53] القرآن: سورة العنكبوت 29: 64